اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۱

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸ر
سہ ماہی ۱۲/-

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۴	۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج کچھ بخار ہو گیا۔ ٹمپریچر ۹۹ ہے۔ پاؤں میں درد کی شکایت زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خطبہ جمعہ حضور نے باوجود ناسازئ طبع کے خود پڑھا جس میں چندہ تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کرنے اور بقایوں کی ادائیگی کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔

تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس آج بعد دوپہر ختم ہو گئے۔ کمیشن کے ممبران ہر روز صبح ۷ بجے سے ۸½ بجے شام تک کام کرتے رہے۔ مختلف نظارتوں کے معائنے ہو چکے ہیں۔ کمیشن کے آئندہ اجلاس ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ نومبر کو منعقد ہونگے۔ جناب غلام محمد صاحب اختر سکرٹری کمیشن آج شملہ روانہ ہو گئے باقی ارکان انشاء اللہ کل روانہ ہونگے۔

مجلس ارشاد کے اجلاس میں آج بعد نماز مغرب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی اے نے انگریزی زبان میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے حالات پر تقریر کی۔ م م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مشکلات و مصائب کے ہجوم کے وقت فوراً وضو کر کے دعا میں مشغول ہو جاؤ

"نماز بڑے بھاری درجہ کی دعا ہے۔ مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔ اس زمانہ میں مسلمان ورد و ظائف کی طرف متوجہ ہیں۔ کئی ایک فرقے ہیں۔ جیسا کہ نوشاہی اور نقش بندی وغیرہ افسوس ہے۔ کہ ان میں سے کوئی بدعات کی آمیزش سے خالی نہیں۔ یہ لوگ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ احکام الٰہی کی ہجو کرتے ہیں۔ طالب کے واسطے نماز کے ہوتے ہوئے ان بدعات میں کسی کی ضرورت نہیں۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی طریق تھا۔ کہ مشکلات کے وقت میں وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور نماز میں دعا کرتے تھے۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب۔ خاکساری۔ اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔" "انسان کو چاہیئے۔ کہ کسی مشکل۔ دکھ یا مصیبت کے وقت وضو کر کے خدا تعالےٰ کے حضور میں کھڑا ہو جائے اور دعا کرے۔ وہ درحقیقت انسان کی آواز کو سنتا ہے۔ اور وہ حلیم ہے۔ وہ علیم ہے اور حکیم ہے۔ کوئی اس کے سوا یار اور مددگار نہیں۔ آج کل کے ناقص اور نادان لوگ بیماری کے وقت طبیب کی طرف دوڑتے اور مقدمہ کے وقت وکیل کی طرف جاتے ہیں۔ مگر اپنی کوشش اور بھروسہ کا کوئی خانہ خدا کے واسطے وہ نہیں رکھتے۔ گویا خدا تعالےٰ کو ان امور میں کوئی دخل ہی نہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا کا خیال اپنے دل میں لائے۔ اور اس پر یقین اور توکل کو کامل رکھے۔ اور اس کے ماتحت اسباب کی تدبیر کرے۔ مگر لوگوں کا یہ حال ہے کہ زبان سے کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ پر دل میں کچھ نہیں رکھتے۔"

اخبار احمدیہ

پاسِ تعزیت

خاکسار کے نوجوان لڑکے عزیز احمد کی وفات پر جن بزرگوں اور دوستوں نے اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ یہ عاجز ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا کی التجا کرتا ہے۔ خاکسار محمد علی اظہر مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ؎

درخواست ہائے دعا

۱۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد چند دنوں سے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الرحمٰن۔ قادیان۔

۲۔ مولوی غلام رسول صاحب و مولوی عبد الحق صاحب ٹھیکیداران بھٹہ بدوملہی ایک زمین میں جس کی رجسٹری ہو چکی ہے۔ بھٹہ کھدوانا چاہتے ہیں۔ مگر ایک سکھ اس میں مزاحمت کر رہا ہے۔ احباب اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرحمٰن قادیانی۔

۳۔ میرے ایک مقدمہ کی پیشی ۲۴ ستمبر کو ہے۔ احباب اس میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام قادر چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ (۴) عاجز کے فرزند مسمی ہدایت اللہ ننگہ کا پبلک سروس کمیشن کا امتحان ۱۶ ستمبر کو بمقام دہلی ہوگا۔ نیز ٹائپ کا امتحان ۱۸ و ۱۹ ماہ حال کو ہوگا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار رحمت اللہ ننگہ حال قادیان

(۵) ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب پاکپٹن کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بعارضہ بخار عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید محمد منعم مولوی فاضل قادیان (۶) میرے اور میرے بھائیوں پر مخالفین کی طرف سے چند مقدمات دائر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب کرے۔ اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار منور الدین خان نارووال۔ (۷) انسپکٹر عبد المجید صاحب کی ترقی کے لئے اور مولوی عبد الکریم صاحب سیکرٹری تبلیغ اور میاں فضل الٰہی صاحب کی مالی مشکلات کے دور ہونے کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار خلیل الرحمٰن مولوی فاضل پنڈ (۸) حکیم محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عنایت اللہ خان قادیان (۹) مخالفین نے دو دفعہ ہمارے مکان کو آگ لگائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم بال بال بچ گئے۔ اور کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس کے علاوہ طرح طرح کے ناگوار الفاظ ہمارے مکان کی دیواروں پر لکھے جاتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خداوند تعالیٰ ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ خاکسار اقبال احمد جٹ پنڈ امرتسر (۱۰) میں چلنے پھرنے سے عاری ہوں۔ مرض کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ آجکل پنڈت ٹھاکر دت صاحب موجد امرت دھارا لاہور کے زیر علاج ہوں۔ احباب بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رمضان احمد دولہالہ

(۱۱) جملہ برادران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ عاجز کے لڑکے محمد امیر اللہ خان کے لئے جو کچھ عرصہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت فرمائیں ؎ خاکسار محمد رحمت اللہ خان۔ اکھال (کشمیر)

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

ہر چند کہ مستقل قاعدہ کے طور پر بعض امور کا فیصلہ کر کے ان فیصلہ جات کی اشاعت جماعت احمدیہ کی رہنمائی کے لئے کی جا چکی ہے۔ تاہم آنے والے انتخابات کے ضمن میں ان کو بعض امور کا یاد دلانا ضروری سمجھا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہر احمدی دوست کو جس کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہے لازم ہے کہ اپنے ووٹ کا کسی شخص کے ساتھ بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنے ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اس ہدایت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کر لیگا۔ تو جماعت اس کے وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائیگا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ووٹوں کو بھی جو اپنے احباب کے زیر اثر ہوں۔ یا جن کو اپنے زیر اثر لا سکتے ہوں۔ حتی الوسع محفوظ کرنے کی کوشش کریں ؎

۲۔ جن دوستوں یا جماعتوں کو معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں لوگ اسمبلی کے لئے کھڑے ہوں گے ان کی اطلاع فوراً مرکز میں بھیجی جائے ؎

۳۔ کوئی احمدی دوست اپنے طور پر اسمبلی کے کسی امیدوار کی سفارش مرکز میں نہ بھیجیں۔ جن صاحبوں کو جماعت احمدیہ سے مدد کی خواہش ہو۔ ان کو مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ خود اس مدد کی التجا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔ ایسی درخواستوں کے آنے پر جماعتہائے متعلقہ سے امیدوار صاحبوں کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ احباب جماعت کن صاحب کے حق میں ووٹ دیں۔

۴۔ اس فیصلہ کا اعلان انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں کیا جائے گا۔

(ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

اسلامی لیگ آف نیشنز کے ذریعہ ہی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے

حبشہ پر اٹلی کی دستبرد و ظلم و ستم اور بے دست و پا حبشیوں پر اس کے انسانیت سوز مظالم، اور انہیں روکنے کے لئے لیگ آف نیشنز کی صریح ناکامی نے ایک دفعہ پھر اہل عالم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح کر دی ہے کہ یہ مدعیان امن و تہذیب، اور دعویداران عدل و انصاف قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد کیا جائے۔ اور فی الحقیقت ان میں ظالم کی تعزیر و تعذیب اور مظلوم کی حفاظت و حمایت کی کوئی صلاحیت موجود ہے۔

اٹلی کے ڈکٹیٹر کے سامنے لیگ کی رکن حکومتوں کی درماندگی - اور نگو نساری بلاشبہ جمعیت اقوام کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوئی ہے اور یہ امر بالبداہت منظر عام پر آگیا ہے۔ کہ ضعیف اور کمزور اقوام کی حمایت پس ماندہ ملل کی دستگیری۔ اخلاق و تہذیب کی حفاظت اور ترقی۔ ثقافت و تمدن انسانی کی ترفیع - اور امن و صلح کی ترویج و تحکیم کے متعلق اس جماعت کے بلند بانگ دعاوی محض جھوٹ اور بے بنیاد ہیں۔ اور یہ ایک فریب اور ایک ڈھونگ ہے۔ جو اہل دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ ورنہ اس کا خمیر محض خود غرضی اور "مصلحت اندیشی" کی مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ جس جمعیۃ کی ترکیب و تعمیر اور ترتیب و تشکیل ایسے عناصر سے ہوئی ہو۔ جو غرض پرستیوں کا مجسمہ ہوں۔ اور صحیح معنوں میں اس شعر کے مصداق ہوں کہ

حدیث عافیت لب پر خروش جنگ سینے میں
یہ تدبیر جہانداری - وہ تقدیر جہانبانی

اس سے دنیا میں قیام امن کی کہاں تک امید کی جا سکتی ہے۔ لیگ کا وجود ابتداً صوبجات متحدہ امریکہ کے پریزیڈنٹ مسٹر ولسن کی خواہش پر معرض عمل میں لایا گیا تھا۔ دوسری یورپین قومیں جو جنگ و جدال کے باعث تھک کر چور ہو چکی تھیں۔ اور اس محاربہ عظیم کی ہولناک ہلاکت آفرینیوں کے تصور سے لرزہ براندام تھیں۔ ناچار و ناچار اس تجویز کو اپنانے پر مجبور ہو گئیں۔

غرض لیگ معرض وجود میں آگئی لیکن اس کے قیام سے لے کر اس وقت تک متعدد واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ بڑی حکومتوں کے استعمار پرستانہ عزائم کو روکنے اور تحفظ اجتماعی کے اصل کو بروئے کار لانے سے قطعاً عاجز رہی ہے۔ چنانچہ جاپان جرمنی اور اٹلی کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

ان دنوں بعض ممالک کی طرف سے لیگ کی ہیئت ترکیبی میں اصلاح کے لئے ایک بین الاقوامی فوج کے قیام کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ نیوزی لینڈ نے لیگ کی اصلاح کے لئے پیش کردہ تجاویز میں اسی امر کو مدنظر رکھا ہے۔ کہ لیگ کے فیصلہ جات کو تقویت دینے اور ان کا احترام کرانے کے لئے ایک بین الاقوامی فوج کا قیام عمل میں لایا جائے۔

یہ امر بالکل قرین قیاس ہے کہ لیگ کو اگر اپنے مواثیق اور فیصلوں کا احترام کرانے کی حقیقی خواہش ہو۔ تو وہ موجودہ صورت میں ایسا کر سکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ لیگ کی رکن اقوام امن و صلح اور اسلحہ میں تخفیف کے دعووں کے باوجود قیام امن کی ان راہوں پر قدم مارنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں جن پر چل کر صحیح معنوں میں امن قائم ہو سکتا ہے چنانچہ زبردست اور طاقتور طاقتیں زیر دست اور کمزور ممالک پر حریصانہ نگاہیں ڈالنے سے نہ اس وقت تک باز آئی ہیں۔ اور نہ آئندہ کے لئے انہوں نے اس ہوس استعمار پرستی سے باز رہنے کا ارادہ کیا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے ارادوں کی موجودگی میں دنیا میں امن اور صلح و آشتی کے قیام کی کیونکر توقع کی جا سکتی ہے

اسلام نے حرص اور طمع سے جو جنگ کا ایک بہت بڑا باعث ہے۔ نہایت سختی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (طٰہٰ ۱۳۲)

یعنی تم اپنی آنکھوں کو دنیاوی منافع کی طرف جو مختلف اقوام کو ہم نے دیئے ہیں۔ اٹھا اٹھا کر نہ دیکھو۔ جو خدا تعالےٰ نے تمہیں دیا ہے۔ وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔

اس آیت میں صریح طور پر حکم دیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص، یا قوم، یا ملک ایک دوسرے کے مال پر حریصانہ نگاہیں نہ ڈالے۔ کیونکہ یہ بات باہمی لڑائی اور جھگڑوں کا پیش خیمہ ہے۔

لیکن اگر کوئی قوم حرص اور طمع سے مجبور ہو کر اور بین الاقوامی معاہدات کو توڑتی ہوئی جنگ پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ تو اس کا بھی اسلام نے پورا پورا علاج پیش کیا ہے۔ اور در اصل وہی ایک ایسا اصل ہے جس پر قائم ہونے والی جمعیۃ اقوام دنیا میں قیام امن کی ضامن ہو سکتی ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:- وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (حجرات ۱۰)

یعنی اگر دو قومیں آپس میں لڑ پڑیں۔ تو دوسری اقوام کا فرض ہے۔ کہ ان کی صلح کرا دیں۔ لیکن اگر کوئی فریق صلح پر آمادہ نہ ہو۔ اور صلح کرانے والوں کے فیصلہ کو مسترد کر دے اور ازراہ ظلم و ستم دوسرے فریق کو نقصان پہنچانا چاہے۔ تو جو فریق زیادتی کر رہا ہو سب مل کر اس کے خلاف لڑیں یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ یعنی ظلم و تعدی کو چھوڑ دے۔ پس اگر وہ اس امر کی طرف مائل ہو جائے تو پھر ان دونوں میں صلح کرا دیں۔ مگر انصاف اور عدل سے کام لیں۔ کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام نے دو قوموں کے آپس میں الجھ پڑنے۔ اور ان میں سے ایک کے ظلم و تعدی پر مصر ہونے کی صورت میں ایسا عمدہ طریق عمل پیش کیا ہے جسے اختیار کرنے سے ہر قسم کے جارحانہ اقدامات کو روکا جا سکتا ہے۔

غرض اس وقت دنیا میں وہی لیگ امن قائم کر سکتی ہے جو اسلام کے پیش کردہ اصول پر قائم ہو۔ اور اس کے تجویز کردہ لائحہ عمل پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ اس کے بغیر دنیا میں قیام امن

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھی رفیق ہیں یا صحابی؟

(حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے قلم سے)

"الفضل" کی کسی گزشتہ اشاعت میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر آپ کی زیارت کرنے والوں کو بجائے صحابہ کے رفیقوں کے نام سے موسوم کیا جائے۔ مجھے اس تجویز سے اختلاف ہے۔ اس لئے نہیں کہ حضور کے دیکھنے والے اور ساتھ رہنے والے آپ کے رفیق نہیں۔ وہ واقعہ میں آپ کے رفیق ہیں۔ اور واقعہ میں الہام الٰہی میں انہیں آپ کا رفیق کہا گیا ہے۔ مگر کسی مفہوم کا کسی میں پایا جانا اور بات ہے۔ اور اصطلاحی طور پر اس لفظ سے اسے نامزد کیا جانا اور بات۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آپ کے رفیق نہ تھے؟ کیا وہ آپ کے بھائی نہ تھے؟ کیا وہ آپ کے خادم نہ تھے؟ کیا وہ آپ کے مددگار نہ تھے؟ کیا وہ آپ کے ساتھی نہ تھے؟ تھے اور ضرور تھے۔ مگر رفیق۔ بھائی۔ خادم۔ معاون اور صحابہ میں سے صرف موخر الذکر نام ایک اصطلاحی نام ہے۔ جو حضور علیہ السلام کے ساتھیوں کو دیا گیا۔ اسی طرح رفیق کا لفظ پوری طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھیوں پر چسپاں ہوتا ہے۔ اور واقعہ میں بڑا پیارا نام ہے۔ کہ جس سے علاوہ دنیوی رفاقت کے اخروی رفاقت کی بشارت اور خوشبو آرہی ہے۔ اور یہ نام حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا کے عطر سے معطر معلوم ہوتا ہے۔ مگر باوجود ان تمام خوبیوں کے مجھے اس تجویز سے اختلاف ہے۔ کہ حضور کے ان مریدوں کو جنہوں نے مرید ہونے کی حالت میں حضور کو دیکھا یا حضور نے انہیں دیکھا۔ بجائے آپ کے صحابہ کے آپ کے رفقاء کے نام سے پکارا جائے۔ بلکہ میری گزارش یہ ہے۔ کہ انہیں صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے ہی نامزد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہم اور ہماری جماعت۔ ہمارے نام اور ہمارے کام۔ اور ہمارا سلسلہ اور ہمارا امام و پیشوا غرض ہمارا سب کچھ ایک محور کے ارد گرد چکر کھاتا ہے۔ اور سب ایک نقطہ مرکزی پر قائم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم ظل ہیں ایک نورانی وجود کے۔ اور فرع ہیں ایک اصل کی۔ اور پھلدار شاخیں ایک ثمردار درخت کی۔ اور عکس ہیں ایک حسین مجسمہ کا۔ اور وہ نورانی وجود وہ اصل اور وہ ثمردار درخت اور وہ حسین مجسمہ۔

شجرۂ طیبہ مقدسہ محمدیہ ہے

پس ہم شگوفہ ہیں اس جوہر کا۔ جزو ہیں اس کل کا۔ ہم ماہیت ہیں اس پاک حقیقت کی۔ اس لئے ہمارا جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک غلطی کے ازالہ میں شائع فرمایا۔ کہ واقعہ میں نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ اور اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ اگر کوئی شخص حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو۔ تو اس سے ختمیت محمدیہ میں فرق آئیگا اور مہر ختمیت ٹوٹ جائے گی۔ سوائے اس صورت کے کہ حضور خود دوبارہ دنیا میں مبعوث ہوں۔ تو اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی۔ اور نہ ختمیت مصطفویہ میں کوئی فرق آتا ہے۔ کیونکہ محمدؐ کی نبوت محمدؐ ہی کو ملی۔ اور نبوت محمدیہ کی چادر محمدؐ ہی کو اڑھائی گئی۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

جب تک کہ پردۂ مغائرت باقی ہے۔ اس وقت تک اگر کوئی نبی کہلائیگا۔ تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا۔ جو خاتم النبیین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو۔ کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو۔ تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوائے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیّدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا کیونکہ یہ محمدؐ ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ صہ)

پھر فرماتے ہیں:۔

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا۔ نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی کے میرے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوٰے کیا۔" (رسالہ مذکورہ صہ)

حضور کے ان حوالوں سے صاف اور واضح ہوگیا۔ کہ ہمارے امام کا وجود اور نام اور کام سب اپنے مقتدا کا وجود نام اور کام ہے۔ پس جب ہمارے امام کا وہی نام ٹھہرا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ تو حضور کے رفیقوں کا نام کیوں نہ وہی ہو۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رفیقوں کا تھا۔ یعنی صحابہؓ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیقوں کا صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ کوئی موزوں نام نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے۔ کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے۔ لیکن اسی جگہ مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعہ وہ لوگ صحابہ ٹھہرے۔ اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔ اس ترک ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے۔ کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے۔" (رسالہ مذکورہ صہ)

اس حوالہ میں کس وضاحت سے تین جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیکھنے والوں کو صحابہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ پس ہمارا نام صحابہ ہے۔ بلکہ اسی رسالہ کے ایک فقرہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے رفیق اور صحابہ دونوں لفظ استعمال کرکے بتا دیا۔ کہ گو ہم پر آپ کے ساتھی ہونے کی وجہ سے لفظ رفیق چسپاں ہوتا ہے۔ مگر نام ہمارا صحابہ ہی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھہرتے۔" (رسالہ مذکورہ صہ)

اس حوالہ میں رفیق اور صحابہ دونوں لفظ جمع کرکے ہمیشہ کے لئے فیصلہ فرما دیا کہ قرآن مجید میں مسیح موعودؑ کے رفیق صحابہ ٹھہرائے گئے۔ یعنی وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق یعنی ساتھی تھے۔ ان کو کیا ٹھہرایا گیا؟

فرمایا: کہ صحابہ۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق ہیں ہم صحابہ ٹھہرائے گئے ہیں۔ ہماری کشتی ساحل صحابیت پر ٹھہر چکی ہے ہم اسی ساحل پر اتر چکے ہیں۔ اور ہمارا آخری کنارہ۔ اور منزل مقصود صحابیت ٹھہرا دیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پس ہمارا نام "رفیق" نہیں۔ بلکہ "صحابی" ہے۔ اور گو ہم لفظ "رفیق" کہلانے کے بھی مستحق ہیں۔ اور اس لفظ کا مفہوم بھی ہم میں پوری طرح پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہم پر وہ کونسا دن آیا۔ کہ ہم آپ کے رفیق نہ ہوئے؟ ہم تو گرتے پڑتے حضور کا پاک دامن اپنے خاک آلودہ ہاتھوں سے پکڑے ہی رہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہمیں رفاقت کی توفیق بخشی۔ مگر ٹھہرائے ہم صحابہ ہی گئے۔ پس ہم کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ جو نام ہمیں قرآن نے دیا۔ اور جو لقب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ وہ ہم چھوڑ دیں دیکھو ہم نے غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ بلکہ ہم نے احمد کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ پس جب بیعت لینے والے نے احمد بن کر ہم سے بیعت لی۔ تو ہم نے بھی صحابہ بن کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔

پس جب ہمارے امام نے احمد نام اختیار کیا۔ تو لازمی ہے۔ کہ ہم بھی صحابہ کا نام اختیار کریں۔ کیونکہ ہم تو قطب شمالی ہیں جو قطب ستارہ کا پجاری اور تابع ہے۔ پس جدھر ہمارا امام رُخ کرتا ہے ہمارا رُخ بھی ادھر ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے جب ہمارا امام یہ دعوے کرتا ہے کہ میرا نام احمد و محمد ہے۔ تو ہم بھی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا نام صحابہ ہے۔ اور جب وہ یہ فرماتا ہے کہ میں عین محمد و احمد ہوں۔ تو ہم بھی پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ ہم عین صحابہ ہیں۔ اور جب وہ کہتا ہے۔ کہ میں تو کچھ بھی نہیں۔ میں تو صرف محمد رسول اللہ کی خاک پا ہوں۔ تو ہم بھی فوراً بول اُٹھتے ہیں۔ کہ ہم تو کچھ بھی نہیں۔ ہم تو صحابہ کی خاک پا ہیں۔

پس ہم تابع ہیں اپنے متبوع کی شان کے۔ اور چونکہ ہمارا متبوع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاکر احمد کہلایا۔ اس لئے ہم بھی حضور علیہ السلام کے رفیقوں کا نام پاکر صحابہ کہلائے۔ پس اب تو ہم صحابہ ٹھہرا دیئے گئے۔ اس لئے ہر وہ احمدی جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ وہ حضور کا صحابی ہے اور گو لفظ رفیق لفظ صحابی سے کم نہیں۔ اور کوئی مضائقہ نہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارا نام رفیق ہی رکھ دیتا۔ مگر صحیح طریق یہی تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں کو صحابہ کہا جاتا۔ کیونکہ ہر چیز اپنے لوازم سے پہچانی جاتی ہے۔ اس لئے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھی رفقاء کہلاتے۔ تو حضور علیہ السلام کی نبوت کا مقام دنیا پر واضح نہ ہوتا۔ کیونکہ رفیق کا لفظ نبوت کو مستلزم نہیں۔ کیونکہ آج مخالف بھی ہم لوگوں کو مرزا صاحب کا رفیق کہنے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ بھی کہیگا کہ مولوی نور الدین مرزا صاحب کے رفیق تھے۔ مگر کیا کوئی مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ مولوی نور الدین مرزا صاحب کے صحابی تھے۔

پس رفیق کا لفظ حضور کے ساتھیوں کا نام رکھنا بالکل خلاف مصلحت ہے۔ کیونکہ یہ لفظ حضور کی نبوت کی منادی نہیں کرتا۔ بلکہ بہت ممکن ہے۔ کہ لوگ یہ خیال کریں۔ کہ مرزا صاحب کا دعوے مقام نبوت کا نہ تھا۔ تبھی تو آپ کے ساتھیوں کا نام بھی ایسا رکھا گیا۔ جو نبوت کے ذکر کو مستلزم نہیں۔ لیکن حضور علیہ السلام کے ساتھیوں کو صحابہ کہنا ہر دفعہ یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ حضور نبی تھے۔

غیر مبائعین کو دیکھو۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی نہیں سمجھتے۔ اسی لئے حضور کے ساتھیوں کو کبھی صحابہ نہیں کہتے۔ اور نہ کہیں گے۔ ہاں وہ رفیق کا لفظ بولنے کے لئے سو دفعہ تیار ہیں۔ مگر صحابہ کا لفظ بولنا ان کے لئے موت ہے۔ کیونکہ کسی کو صحابی کہنا مرادف ہے اس امر کے کہ حضور نبی ہیں۔

پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور علیہ السلام کو دیکھا۔ یا حضور نے اُسے دیکھا۔ صحابی کہا جائے۔ کیونکہ جب تم علی الاعلان کسی کو صحابی کہو گے۔ تو گویا تم نے کوٹھوں پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اعلان کر دیا۔ اور اگر تم منارہ پر چڑھ کر کسی کے صحابی ہونے کا اعلان کرو گے۔ تو دوسرے لفظوں میں تم نے منارہ پر چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی منادی کی۔ کیونکہ جتنی دفعہ یہ لفظ بولا جائے گا۔ اتنی دفعہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی دنیا میں منادی ہوگی۔ لیکن اگر تم حضور کے ساتھیوں کو رفیق کہو گے۔ تو تم نے ان کی رفاقت کا تو ذکر کر دیا مگر اپنے پیشوا کی نبوت کا ذکر نہ کیا۔ پس تم انہیں صحابی کہو۔ تاکہ علاوہ ان کی رفاقت کے اظہار کے اپنے پیشوا کی نبوت کا بھی اعلان کر سکو۔ کہ تمہاری بعثت کا مقصد اور تمہارے لئے ہزار فخر کا باعث یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے ذکر سے دنیا گونج اُٹھے۔

پس علم النفس کی رُو سے بھی یہی مناسب اور یہی ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے اظہار کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت واقعہ میں نبوت ہے۔ آپ کے ساتھیوں کا وہی لقب ہونا چاہیئے۔ جو دنیا کے سب سے بڑے نبی کے ساتھیوں کا تھا۔ اور دنیا کو بتا دیا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔ تبھی تو آپ کے ساتھی صحابہ ہیں۔

پس ہمارا صحابہ کہلانا مشعل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی آگ کا۔ اور علم ہے اس کی نبوت کے میدان کارزار کا۔ اور طبل ہے اس کی نبوت کے کارناموں کا۔ اور دف ہے اس کی نبوت کی منادی کا سچ ہے ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

کیونکہ

"وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

بورڈنگ تحریک جدید کے خوشکن اثرات

جن پاکیزہ ارادوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بورڈنگ تحریک جدید کی بنیاد رکھی تھی۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پورے ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اور احمدی نونہال اس میں رہ کر اپنی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔ چنانچہ بطور مثال ایک بورڈر تحریک جدید کے والد صاحب کے خط کا ایک حصہ جو انہوں نے حضور کی خدمت میں تحریر فرمایا ہے۔ شائع کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "عاجز کا لڑکا بورڈنگ تحریک جدید میں ہے۔ آجکل گرمیوں کی چھٹیوں پر آیا ہوا ہے۔ چار ماہ میں اس میں خاص تبدیلی تھی۔ جسے دیکھ کر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور حضور کے لئے بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے لڑکے کی طبیعت میں بچپن کی شوخی ہے۔ جو گھر میں رہنے کی وجہ سے پھر ایک حد تک عود کر آئی ہے۔ یقین ہے۔ کہ واپس جا کر پھر درست ہو جائیگا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے دارالامان کے بہتر سے بہتر اور زیادہ سے زیادہ فیوض حاصل کرنے کی توفیق دے۔ خاکسار کا دوسرا لڑکا چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ جو نصاب یہاں کا تعلیم الاسلام سکول سے قدرے مختلف ہے۔ اس لئے ارادہ ہے۔ کہ جماعت ہشتم پر اپریل ۱۹۳۷ء میں اسے بھی دارالامان بھیجا جائے۔ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو احمدیت کے ہونہار فرزند بنائے۔"

احباب جماعت کو چاہئیے۔ کہ اپنے بچوں کو دارالامان کے فیوض سے متمتع کرنے کے لئے۔ قادیان میں تعلیم دلائیں۔ تاکہ علاوہ دیگر فوائد کے بورڈنگ تحریک جدید میں داخل ہو کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایات کے ماتحت ان کی تربیت کا انتظام ہو۔

(انچارج بورڈنگ تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعائیں

"آسمان سے بہت دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو"

(۱)

اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں اپنا تازہ کلام جو ایمانوں کی تازگی اور قلوب کی پژمردگی دور کرنے کے لئے نازل فرمایا۔ اس میں جہاں جماعت احمدیہ کی ترقی اور دشمنان سلسلہ کی ذلت و رسوائی کے متعلق بیسیوں الہامات ہیں۔ جنہیں زیر مطالعہ رکھنا ترقی ایمان اور قوت عمل کے لئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ وہاں متعدد ایسی دعائیں بھی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل فرمائیں۔ ان دعاؤں میں سے گو بعض ایسی ہیں۔ جو قرآن مجید میں آچکی ہیں مگر ان کا اکثر حصہ ایسا ہے۔ جو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا ہے۔ کہ بارک اللّٰہ فی الھامک و وحیک و رؤیاک (تذکرہ صفحہ ۷۱۶) یعنی خدا تعالیٰ نے تیرے الہامات اور تیری وحی اور تیرے رؤیا میں برکت رکھدی ہے۔ اور پھر یہ بھی الہام ہے۔ کہ "آسمان سے بہت دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو" (صفحہ ۶۰۱) اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان الہامی دعاؤں کو یکجا کر دیا جائے۔ احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ ان دعاؤں کو یاد کرلیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی زبانی یاد کرادیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجات پیش کرتے وقت ان دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل زیادہ سے زیادہ جذب کرسکیں۔

الہامات میں بکثرت دعاؤں سے کام لینے کی تاکید

ان دعاؤں کو نقل کرنے سے پیشتر اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو الہامات نازل فرمائے ہیں۔ ان میں اس امر کی بھی تاکید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مومنوں کو کثرت سے دعاؤں سے کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ الہام ہے۔ انی انا اللّٰہ فاعبدنی ولا تنسنی واجتھد ان تصلنی واسئل ربک وکن سئولا (صفحہ ۳۶۹) یعنی میں ہی خدا ہوں۔ میری پرستش کرو۔ اور مجھے مت بھولو۔ اور اس امر کی کوشش کرتے رہو۔ کہ تمہیں میرا وصال اور قرب حاصل ہوجائے۔ اس کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ تم اپنے خدا سے دعائیں کرو۔ اور بار بار اور بکثرت دعائیں کرو۔ اسی طرح الہام ہے۔ ادعونی استجب لکم (صفحہ ۵۹۰) کہ مجھ سے دعائیں مانگو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرونگا۔ پھر الہام ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعانِ (صفحہ ۸) یعنی میں دعائیں کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتے ہیں ایک اور الہام ہے۔ انہ سمیع الدعاء (صفحہ ۹) کہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو بہت سننے والا ہے۔ اسی طرح الہام ہے۔ ما یعبأ بکم ربی لو لا دعاؤکم (صفحہ ۲۷۶) کہ خدا کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے۔ اگر تم اس سے دعائیں نہ کرو ان الہامات سے اس تاکید کا پتہ چل سکتا ہے۔ جو بکثرت دعائیں مانگنے کے متعلق جماعت احمدیہ کو کی گئی ہے۔ پس دعاؤں کی طرف ہماری جماعت کو خاص طور پر توجہ رکھنی چاہیئے اور اس امر کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ دعا ایک ایسا کارگر حربہ ہے۔ کہ نہ صرف زندہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ مردوں پر بھی اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی برکات کا نزول ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا ہے۔

قد جرت عادۃ اللّٰہ انہ لا ینفع الاموات الا الدعاء (صفحہ ۳۹۰) کہ خدا تعالیٰ کی عادت اسی طرح جاری ہے۔ کہ مردوں کو دعا کے سوا اور کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔ پس ایسی چیز جس کا فائدہ نہ صرف زندوں کو ہے۔ بلکہ مردوں کو بھی ہے۔ اس کی طرف جس قدر انسان کو توجہ رکھنی چاہیئے۔ وہ کسی اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہوسکتی۔ لیکن دعاؤں کے متعلق بعض آداب بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر انسان انہیں اپنے مدنظر نہ رکھے۔ تو بعض دفعہ ٹھوکر کھاجاتا ہے۔ ان آداب میں سے تین کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بھی آتا ہے۔ جن کا ذکر اس تسلسل میں ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے

پہلا ادب جو دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ انسان دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے مایوس نہ ہو۔ بلکہ خواہ بظاہر یہی نظر آتا ہو۔ کہ دعا قبول نہیں ہورہی۔ پھر بھی دعاؤں میں لگا رہے اس امر کی طرف توجہ دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے یہ الہام نازل فرمایا۔ کہ "لا تایئسوا من روح اللّٰہ" (صفحہ ۴۸۳) کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔ ایک اور الہام ہے لا تیئس من روح اللّٰہ الا ان روح اللّٰہ قریب۔ (صفحہ ۸۸) کہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت تمہارے بالکل قریب ہے۔ پھر الہام ہے اتقنط من رحمۃ اللّٰہ الذی یربیکم فی الارحام (صفحہ ۶۲۳)

کیا تم خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے ناامید ہوتے ہو۔ حالانکہ خدا وہ ہے۔ جو تمہاری رحموں میں پرورش کرتا ہے۔ پس دعا کرتے ہوئے کبھی مایوسی اور ناامیدی کو اپنے قریب پھٹکنے نہیں دینا چاہیئے۔

دعائیں تکرار ہو

دوسرا ادب دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان اگر اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگے۔ تو اس کے متعلق صرف ایک یا دو یا تین بار دعا نہ کرے۔ بلکہ مسلسل اور متواتر دعا مانگتا چلا جائے اس کا آخری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس انسان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ابر برسیگا۔ اور وہ اپنی مراد کو پہونچ جائیگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے

تو در منزل ما چو بار بار آئی
خدا ابر رحمت ببارید یا نے

یعنی اے میرے بندے تو جو کہ میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے۔ اس لئے اب تو خود دیکھ لے۔ کہ تجھ پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ پس دعائیں تکرار اور تسلسل کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

دعا انتہائی عجز کے ساتھ کیجائے

تیسرا ادب دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان نہایت اضطرار کے ساتھ دعا کرے۔ یعنی جس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجات پیش کررہا ہو۔ تو اس کا سینہ ابل رہا ہو۔ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوں۔ اس کا کلیجہ باہر نکلنے کو ہو۔ اور ایسی سوزش ایسی تپش ایسی آگ اور ایسی فروتنی اس کے اندر ہو۔ کہ گویا اس کی جان نکل رہی ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹائے تو اس کے متعلق یہ الہی وعدہ ہے کہ وہ دعا ضرور سنی جاتی ہے چنانچہ الہام الہی ہے

امن یجیب المضطر اذا دعاہ قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ (صفحہ ۶۷۵)

کہ کون ہے جو ایک مضطر شخص کی دعا کو سنتا ہے جب وُہ اسے پکارتا ہے۔ تو کہدے وہ ذات صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اگر لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو تو انہیں چھوڑ دے۔ کہ وہ اپنی بیہودہ گوئیوں میں بھٹکتے پھریں۔

ان آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی الہامی دعاؤں کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ وُہ دعائیں ہیں جو موجودہ زمانہ کی مشکلات کے ارتفاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل فرمائیں۔ اور آپ پر الہام نازل کیا کہ سے

دست تو دعائے تو ترحم زخدا (صفحہ ۵۲۶) کہ تیرے ہاتھ اٹھانے اور تیری دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے رحم کی بارش ہوتی ہے پس یہ دعائیں جو "دعائے تو" کی ذیل میں آتی ہیں یقیناً ایسی ہیں۔ کہ ان کا نتیجہ "ترحم زخدا" کا انسان کو مستحق بنا دیتا ہے۔

اب وہ دعائیں لکھی جاتی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام پر الہاماً نازل ہوئیں۔

پہلی دُعا

ربّ اذھب عنی الرجس و طھرنی تطھیرا (صفحہ ۱) (ترجمہ) اے میرے رب مجھ سے ناپاکی کو دُور رکھ اور مجھے ایسا پاک کر دے۔ جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

دوسری دُعا

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم، اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد (صفحہ ۳۱) (ترجمہ) اللہ تعالےٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ تعالےٰ پاک ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔ اے خدا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل پر بڑی بڑی رحمتیں اور برکات نازل کر۔

اس دعا کے شان نزول کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا۔ کہ بعض عزیز میرے جو اب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا۔ اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی۔ اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا۔ وہ آٹھویں دن راہیٔ ملک بقا ہو گیا تھا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی۔ اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد اور میرے دل میں خدا نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا۔ اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی۔ کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی۔ اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی۔ اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی۔ کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا۔ تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے مَیں محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا۔ کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فأتوا بشفاء من مثلہ یعنے اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو۔ جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا۔ تو تم اس کی نظیر میں کوئی اور شفا پیش کرو"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۱ و صفحہ ۳۲)

تیسری دُعا

رب اغفر وارحم من السماء (صفحہ ۴۰) (ترجمہ) اے میرے رب مغفرت فرما۔ اور آسمان سے رحم کر۔

چوتھی دُعا

رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (صفحہ ۴۶) (ترجمہ) اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ اور تو خیر الوارثین ہے۔

پانچویں دُعا

رب اصلح امۃ محمد (ترجمہ) اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔ (صفحہ ۴۹)

چھٹی دُعا

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ (صفحہ ۴۹) (ترجمہ) اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

ساتویں دُعا

رب ادخلنی مدخل صدق (صفحہ ۴۹) (ترجمہ) اے میرے رب میرا صدق ظاہر کر دے۔

آٹھویں دُعا

ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان وداعیاً الی اللہ وسراجاً منیرا (صفحہ ۵۲) (ترجمہ) اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے وُہ اللہ تعالےٰ کی طرف پکارنے والا اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔

نویں دُعا

اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب (صفحہ ۸۲) (ترجمہ) کہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کے حضور پناہ مانگتا ہوں۔ اور اندھیری رات سے بھی خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔

دسویں دُعا

رب اجعلنی مبارکاً حیث ما کنت (صفحہ ۹۹) (ترجمہ) اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ جس جگہ بھی میں بود و باش اختیار کروں تیری برکت میرے ساتھ رہے۔

گیارھویں دعا

رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ (صفحہ ۱۰۰) (ترجمہ) اے میرے رب قید خانہ مجھے ان باتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ جن کی طرف لوگ مجھے بلاتے ہیں۔

بارھویں دُعا

رب نجنی من غمی (صفحہ ۱۰۲) (ترجمہ) اے میرے رب مجھے میرے غم سے نجات بخش۔

تیرھویں دُعا

ایلی ایلی لما سبقتنی (صفحہ ۱۰۲) (ترجمہ) اے میرے رب۔ اے میرے رب تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

چودھویں دُعا

ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس (عبرانی دعا) (صفحہ ۱۰۱) (ترجمہ) اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اے میرے اللہ مجھ پر انعام و اکرام فرما۔

پندرھویں دُعا

ھو شعنا (عبرانی دعا) (صفحہ ۱۰۱) (ترجمہ) اے خدا میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مجھے نجات بخش

الفضل کا مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

حکومتِ جاپان کے اہم داخلی معاملات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

جاپان کی خارجہ پالیسی میں پیچیدگی

کوبے (۱۸ر اگست) جاپانی سیاسیات کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اس ملک کی خارجہ پالیسی پر ایک محکمے یا ایک افسر کا تصرف نہیں۔ بلکہ وزارت خارجہ وزارت جنگ اور وزارت بحری تینوں اپنے اپنے نمائندوں کے ذریعے جاپان کی خارجی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نتیجہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ باوجود ان محکموں کے افسران اعلیٰ کے ایک دوسرے کے ساتھ کلی طور پر متفق ہونے کے وقتاً فوقتاً پیش آنے والے واقعات کے سلسلہ میں خارجہ پالیسی پر جس رنگ میں ایک طرف جاپانی سفیر اور دوسری طرف جاپانی فوجی اور بحری اٹاچی عمل پیرا ہوتے ہیں۔ وہ ایک کیفیت گونہ تضاد کی اپنے اندر رکھتے ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں یہ بدیہی امر ہے کہ جو لوگ جاپان کے ساتھ کسی معاملہ کی گفت وشنید کریں ان کو جاپان کا صحیح منشا اور مسلک معلوم کرنے میں ضرور دقت پیش آتی ہوگی اور آنی چاہیئے۔ کیونکہ جب وہ سفیر سے ایک بات سنیں اور فوجی یا بحری اٹاچی سے دوسری تو یہ قرار دینے کے لئے ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی صحیح ہے۔

براعظم ایشیا کے بارے میں جاپانی پالیسی کے دائرے کے اندر یہ دقت خصوصیت سے نمایاں نظر آتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ سفیر آریوشی نے جب اپنے فرائض سے سبکدوشی اختیار کی تو انھوں نے پرزور طریق پر گورنمنٹ کو اس نقص کی طرف توجہ دلائی۔ مسٹر آریوشی کچھ عرصہ قبل چین میں جاپانی سفیر تھے۔ اور جب انھوں نے اپنے عہدہ سے استعفٰی دے دیا تو ان کی جگہ مسٹر اریتا کا تقرر ہوا تھا۔ مگر اس تقرر کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ٹوکیو میں ۲۶ر فروری کا حادثہ واقعہ ہو گیا۔ جس میں بعض بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اوکاڈا کابینہ مستعفی ہو گئی۔ نئی کابینہ میں مسٹر اریتا کو جو اس وقت چین میں سفیر تھے وزارت خارجہ کا عہدہ پیش کیا گیا۔ جو انھوں نے منظور کر لیا۔ ایک تو مسٹر آریوشی کی شخصیت ایسی نہ تھی کہ انکے منہ سے نکلی ہوئی بات پر توجہ نہ کی جاتی اور پھر جو بات انھوں نے کہی۔ وہ نہایت درجہ معقول ضروری اور مفید تھی۔ اسلئے جاپانی گورنمنٹ انتہائی کوشش کر رہی ہے کہ خارجہ پالیسی پر عملی تفرقہ کو ختم کر دیا جائے۔ اور ہدیں غرض بہت صلاح و مشورے متعلقہ وزراء ہوتے رہے ہیں۔ مگر اصولی طور پر گو تینوں وزیر آپس میں متفق ہیں۔ تاہم فوجی اور بحری اٹاچی جس رنگ میں سفارت خانوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اس سے نہ تو سفراء خوش ہیں نہ ٹوکیو میں وزارت خارجہ

گو اس وقت تک وزارت خارجہ نے بحری اور جنگی محکموں کے نمائندوں کے خلاف کبھی شکایت نہیں کی مگر اس میں شک بھی نہیں کہ وہ اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا رہی ہے۔ اور اب یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر ارتیا وزیر خارجہ نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ جنگی اور بحری محکموں کے وزراء سے درخواست کریں کہ وہ اپنے نمائندوں کو ہدایت کریں تاکہ وہ ایسے امور میں جو محکمہ خارجہ سے متعلق ہیں جب دوسرے ملکوں سے گفت وشنید ہو رہی ہے۔ خواہ مخواہ دخل انداز نہ ہوا کریں۔

۳۸-۱۹۳۷ء کا بجٹ

اگلے سال کے بجٹ کے تخمینوں پر غور کرنے کے لئے وزراء کی ایک مجلس ۱۸ر اگست کو منعقد ہوئی۔ جس میں وزیر اعظم۔ وزیر جنگ وزیر بحری اور وزیر مالیات نے شرکت کی۔ اس مجلس میں وزیر مالیات نے ان ملاقاتوں کے متعلق رپورٹ پیش کی جو انھوں نے باقی وزراء کے ساتھ بجٹ کے بارے میں فرداً فرداً کی تھیں اور ساتھ ہی یہ بیان کیا کہ بجٹ تخمینوں کے متعلق ان کی اپنی پالیسی یہ ہے کہ ضروری ضروری امور کو الگ چن کر باقی سب تجاویز پر ان کو فوقیت دیجائے جو تجاویز وزیر مالیات کے نزدیک ترجیحی سلوک کی مستحق ہیں وہ یہ ہیں:۔ اندرون اور بیرون کے بارہ میں پالیسی۔ دیہاتی آبادی کی خوشحالی۔ قوم کی صحت۔ بجلی کی ساخت پر گورنمنٹ کا تصرف اور لازمی تعلیم کی میعاد میں اضافہ۔

باقی ماندہ تجاویز کے متعلق ان کا خیال ہے کہ ان میں سے بعض کو مزید غور کے لئے ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اور باقیوں کے متعلق صرف یہ فیصلہ کر کے قصہ ختم کر دیا جائے کہ وہ مفید باتیں ہیں اور آنے والے سالوں میں گورنمنٹ ان پر عمل کرے گی۔

افواج بحری کا بجٹ

بحری محکمہ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کی میزان ۰۰۰،۰۰۰،۷۷۰ ین ہے جس میں سے ۰۰۰،۰۰۰،۳۴۰ عام بجٹ کے لئے اور باقی ۰۰۰،۰۰۰،۴۳۰ نئی ضروریات کے لئے جن میں سے دو سب سے زیادہ اہم یہ ہیں کہ ایک تو ان بڑے بڑے جنگی جہازوں کی جگہ جو عمر کے لحاظ سے زائد المیعاد ہو گئے ہیں۔ نئے جہاز تعمیر کئے جائیں دوسرے بیڑے کی ضروریات کو کماحقہ پورا کرنے کے لئے بحری طیارے بنائے جائیں

دیہاتی آبادیوں کی امداد

محکمہ زراعت نے نئے سال کے لئے ۰۰۰،۵۶۰،۱۹۰ ین طلب کیا ہے جس رقم میں سے ۰۰۰،۰۰۰،۷۵ ین تو اس محکمہ کی عام ضروریات کے لئے ہیں اور باقی روپیہ زیادہ ان نئی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درکار ہے۔ جو دیہاتی آبادی کے اصلاح اور مصیبتوں کو کم کرنے کے لئے سوچی گئی ہیں۔

جاپان اور سیام

سیام کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس ملک کی دوستی جاپان کے لئے بے حد مفید ثابت ہو سکتی ہے اور قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکتہ جاپانی حکومت کی نظر سے مخفی نہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ بعض تجارتی کمپنیوں نے سیام کو رولنگ سٹاک یعنی ریلوے گاڑیاں پہیئے اور اس قسم کا متعلقہ سامان مہیا کرنے کا ٹھیکہ حاصل کیا تھا۔ جس میں سے بہت سا مال سیام پہنچ چکا ہے۔ اور اب ایک جہاز سیام کے لئے بنایا گیا ہے جو مکمل ہونے کے بعد سیامی بحری افسروں کے حوالہ کر دیا گیا ہے اور وہ اس کو لے کر واپس سیام جا رہے ہیں یہ جہاز ناگو ڈیٹ میں تیار ہوا۔ اور ان دنوں کوبے میں ٹھہرا۔ جہاں سیامی افسروں کو کوبے کی جاپان سیام سوسائٹی۔ اور کوبے چیمبر آف کامرس نے کھانے کی دعوت دی۔ مزید برآں اگر بعض رپورٹیں درست ہیں تو اسوقت جاپان میں چیاد سب میرینز (submarines) سیام کے لئے زیر ساخت ہیں۔

تلاشِ مفقود

میرے ایک غریب دوست کا لڑکا جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ رنگ گندمی۔ صورت وجیہہ بائیں رخسار پر پھوڑے کا نشان۔ قد میانہ نام مظہر حسین۔ ولد منشی عاشق حسین ساکن بدایوں یو۔پی کلرک محکمہ انہار ٹوبہ ٹیک سنگھ کئی دنوں سے مفقود الخبر ہے۔ اس کے اظہار خیالات سے پتہ چلتا تھا کہ جھبر سے بدایوں جائیگا۔ اس کو مرض مرگی تھا۔ اور دن رات میں کئی بار دورے پڑتے تھے۔ جو صاحب اس کے متعلق مجھے اطلاع دیں گے میں ان کا بہت شکر گزار ہوں گا۔

(خاکسار محمد ابراہیم احمدی از جھبر)

راجہ محمد اکبر صاحب کو ڈاکٹر امام الدین صاحب نے معافی دیدی

میرپور ۱۹ بھادوں ۱۹۹۳ء آج عدالت سب جج میں ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ جو کہ ڈاکٹر امام الدین صاحب قریشی نے برخلاف راجہ محمد اکبر خان ایڈیٹر اخبار "ہمت" میرپور دائر کیا ہوا تھا اس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے معززین شہر کی استدعا پر راجہ صاحب کو بھی معافی دیدی جس کا اعتراف راجہ صاحب نے بھی عدالت میں کر دیا۔ چنانچہ جج صاحب نے بریں وجہ

چندہ تحریک جدید کے وعدے پورا کرنے والے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے ان کے اسماء گرامی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائی درخواست کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ اس لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ احباب کرام جن کے وعدوں کے پورا ہونے کی کچھ کمی ہے یا جن کا وعدہ بالکل ادا کرنے کا ہے وہ اپنی موعودہ رقم اس ماہ میں ہی ادا کر دیں۔

اس فہرست میں ایسے احباب بھی ہیں کہ وعدہ کرنے کے وقت ان کی آمد کے جو ذرائع تھے وہ بعد میں بند ہو گئے۔ اور بظاہر حالات کوئی صورت وعدہ کے پورا کرنے کی نہ رہی۔ مگر انہوں نے اپنے اس عہد کو جو اپنی خوشی اور مرضی سے انہوں نے اپنے امام کے حضور پیش کیا تھا باوجود آمد کا ذریعہ نہ ہونے کے پورا کر دیا۔ پس دوسرے احباب کو بھی خواہ ان کے راستہ میں مالی مشکلات ہوں اپنے عہد کو جلد پورا کرنا چاہیئے۔ احباب کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دوسرے سال میں سے نو ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ آخری سہ ماہی شروع ہو گئی ہے۔ اور وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے وعدہ کرنے والے احباب کو پوری کوشش کر کے اپنا وعدہ اسی ماہ میں پورا کر دینا چاہیئے تا ایسا نہ ہو کہ سال ختم ہو جائے اور ان کا وعدہ پورا نہ ہو۔ پس دوستوں کو اپنے وعدوں کی رقوم کوشش کر کے ساتھ اس ماہ میں پوری کرنی چاہئیں۔ ساتھ ہی جماعتوں کے کارکنان اور مجلس مشاورت کے نمائندگان اور مخلصین جماعت کو حسب ہدایت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چاہیئے کہ وعدہ کرنے والے احباب کے گھروں پر پہنچ کر چندہ تحریک جدید اسی ماہ میں ہی وصول کریں۔ اگر آپ کی جماعت کے بعض احباب اس ماہ میں چندہ پورا نہ کر سکیں تو چاہیئے کہ وصولی کے اس طریق کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک ان کی جماعت کا وعدہ سو فیصدی وقت کے اندر پورا نہ ہو جائے۔ فہرست حسب ذیل ہے:۔

مرزا احمد شفیع صاحب دارالرحمت ۲۰—۰
مستری عبداللہ صاحب 〃 ۵—
بابو محمد شریف صاحب منسٹر 〃 ۱۰—۰
ملک نادر خان صاحب 〃 ۵—۰
مستری غلام محمد صاحب 〃 ۱۰—۰
مرزا محمد حسین صاحب 〃 ۵—۰
چوہدری رحمت خان صاحب دارالبرکات ۱۰—۰
بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی مسجد مبارک ۱۲۵—۰
میاں سعید محمد صاحب سابق خادم 〃 ۶—۰
خواجہ معین الدین صاحب دارالمسیح قادیان ۱۲—
منشی رمضان علی صاحب 〃 〃 ۱۲—۰
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل محلہ دارالفضل ۳۵—۰
مولوی کلیم اللہ صاحب جامعہ احمدیہ 〃 ۱۱—۰
مولوی علی محمد صاحب اجمیری 〃 ۱۰—۰
مولوی محمد جی صاحب ہائی سکول قادیان ۵—۰
ملک نور خان صاحب نور ہسپتال 〃 ۷—۰
صوفی محمد یعقوب صاحب 〃 〃 ۱۰—۰
منشی محمد صادق صاحب قادیان کم حال احمد آباد سٹیٹ ۸—۰

میاں عزیز الدین صاحب پریذیڈنٹ ننگل باغباناں ۶—۰
〃 شاہ محمد صاحب 〃 〃 ۶—۰
〃 جلال الدین صاحب 〃 ۶—۰
〃 ابراہیم صاحب 〃 ۶—۰
چوہدری نذیر احمد صاحب بی اے پنجا کوٹ ۵۶—۰
چوہدری رحمت علی صاحب دھنگا صاحب 〃 ۱۱—۰
چوہدری غلام محمد صاحب 〃 ۶—۰
چوہدری امام الدین صاحب 〃 ۵—۲
شیخ محمد حسین صاحب گورداسپور ۱۵—۰
منشی عبدالغنی صاحب اوجلہ ۳۰—۸
چوہدری محمد یعقوب خان صاحب خان فتح ۵—۰
میاں قمر الدین صاحب بکلوہ ۵—۰
حاجی عبدالعزیز صاحب (دیباج) سیالکوٹ شہر ۵۰—۰
میاں فیروز الدین صاحب زرگر 〃 ۱۰—۰
ماسٹر فیروز الدین صاحب 〃 ۱۱—۰
مستری فیض اللہ صاحب 〃 ۸—۰
مہر عمر الدین صاحب 〃 ۵—۰
مہر امام الدین صاحب 〃 ۵—۰

مستری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۵—۰
شیخ عنایت اللہ صاحب 〃 ۶—۰
بابو فیروز خان صاحب 〃 ۵—۰
مستری لعل الدین صاحب 〃 ۶—۰
میاں محمد زمان خان صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۳۰—۰
منشی محمد صادق صاحب روڑا بھاگو پٹی ۵—۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری شاہ محمد صاحب 〃 ۵—۰
میاں اللہ رکھا صاحب ڈسکہ ۶—۰
مستری امام الدین صاحب ہیڈ مرالہ ۲۰—۰
شیخ عبدالغنی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ نارووال ۱۵—
والدہ صاحبہ میاں مسعود احمد صاحب امرتسر ۳۱—۰
ہمشیرہ 〃 〃 〃 〃 〃 ۲۱—۰
والدہ صاحبہ میاں صغیر حسین صاحب 〃 ۱۰—۰
میاں صغیر حسین صاحب 〃 ۵—۰
حافظ مبین الحق صاحب 〃 ۵—۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۵—۰
چوہدری محمد الدین صاحب بھوئیں وڈالہ ۵—۰
میاں محمد عبدالحق صاحب 〃 〃 ۵—۰
یکجائی طور پر جماعت 〃 〃 ۹—۸
میاں عبدالرحمن صاحب لاہور ۱۰—۰
ماسٹر بشیر احمد صاحب 〃 ۶—۰
مستری عبدالمجید صاحب 〃 ۵—۰
میاں محمد شفیع صاحب لاہور ۶—۰
میاں منظور الدین صاحب مزنگ لاہور ۵—۰
بابو محمد منیر صاحب لاہور چھاؤنی حال فیروزپور ۱۰—۰
بھائی محمد عبداللہ صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ ۳۶—۰
میاں لعل الدین صاحب گوجرانوالہ ۶—۰
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر ماسٹر 〃 ۱۵—۰
میاں میراں بخش صاحب 〃 ۵—۸
بابو غلام حیدر صاحب بنشنر گوجرانوالہ حال قادیان ۶—۰
میاں مالک صاحب لوہار پریم کوٹ ۵—۰
میاں فتح الدین صاحب پیر کوٹ گوجرانوالہ ۵—۸
〃 نور محمد صاحب 〃 〃 ۵—۸
ماسٹر عبدالکریم صاحب ضلع لت پور شیخوپورہ ۱۰—
چوہدری اللہ دتا صاحب لائل پور ۴۰—
سید محمد فضل شاہ صاحب گوکھووال چک ۲۷۹ ۵—۰
میاں محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃 ۵—۰
〃 عبدالحق صاحب 〃 〃 ۵—۰

ماسٹر غلام رسول صاحب چک ۶—۰
چوہدری عبدالکریم صاحب چک ۲۸۴ ب سترت ۵—
〃 پیر بخش صاحب 〃 ۵—۸
〃 احمد الدین صاحب 〃 〃 ۵—۰
عصمت آرا بیگم صاحبہ چک ۲۸۳ ۵—۰
بھائی نور الدین و محمد حسین صاحب 〃 ۵—۰
استانی برکت بی بی صاحبہ گجرات ۵—۰
شیخ محمد بخش صاحب کڑیانوالہ ۱۵—۰
مولوی محمد اشرف صاحب 〃 ۱۰—۰
چوہدری سردار خان صاحب شیخ پور ۵—
حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ ۲۰—۰
اہلیہ ملک برکت اللہ صاحب 〃 ۶—۰
مولوی سلطان عالم صاحب گوندیالہ ۴۰—۰
خواجہ محمد سعید صاحب چکوال حال بمبئی ۱۰—۰
جمعدار حاجی عبداللہ خان صاحب دوالمیال ۳۱—۰
میاں سعید اکبر صاحب کہوٹہ راولپنڈی ۵—۰
ملک ستار بخش صاحب محمود کیمل پور ۱۰—۰
راجہ محمد نواز خان صاحب حسن ابدال ۲۰—۰
مستری غلام محمد صاحب سرینگر کشمیر ۵—
مرزا نثار احمد صاحب پشاور ۱۰—۰
میاں حبیب اللہ خان صاحب نور پور حال ڈیرہ اسمٰعیل خان ۵—۰
ڈاکٹر صوبیدار ظفر حسن صاحب لنڈی کوتل ۵۰—
ملک محمد اشرف صاحب کوہاٹ ۶—۰
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی ۱۲۴—
ڈاکٹر عبداللہ صاحب 〃 ۱۰—۰
شیخ قمر الدین صاحب بنوں ۱۱۰—۰
بابو محمد شفیع صاحب میاں خیل میانوالی ۲۵—۰
احمد شفیع پسر 〃 〃 〃 〃 ۵—۰
سید غلام جیلانی صاحب چک ۱۱۶ سرگودھا ۶—۰
سید علی اصغر صاحب 〃 〃 ۵—۰
ماسٹر بہادر خان صاحب گروٹ خوشاب ۱۰—۰
چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب منٹگمری ۴۰—۰
〃 محمد اقبال احمد صاحب چک ۳۰/۱۱ ۸—۰
ماسٹر محمود خان صاحب چک ۱۱/۱۰ حال چک ۳۰/۱۱ ۶—۰
عائشہ بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 〃 ۶—۰
چوہدری اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃 ۵—۰
چوہدری بلال احمد صاحب نائی والہ ۱۲—۰

میاں چراغ دین صاحب عارف والہ ۶--۰
اہلیہ صاحبہ " " ۵--۰
ماسٹر فضل کریم صاحب چک ۵۰ ۶--۰
شیخ نیاز محمد صاحب کسووال ۱۰--۰
میاں برکت علی صاحب سہالدار چک بیدی } ۱۵--۰
میاں قادر بخش صاحب رنگریز ملتان ۱۲--۰
چوہدری غلام اللہ صاحب " ۲۰--۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰--۰
برادر " " ۵--۰
بابو محمد عبداللطیف صاحب سماٹرہ ۳۰--۰
میاں سربلند خان صاحب ڈیرہ غازی خان } ۶--۰
والدہ صاحبہ سردار منظور احمد صاحب تمندار کوٹ قیصرانی } ۵--۰
سردار منظور احمد صاحب تمندار کوٹ قیصرانی } ۶۰--۰
ماسٹر بشیر احمد صاحب جالندھر ۱۰--۰
چوہدری غلام محمد صاحب ٹھٹھو ٹانڈہ ۵--۰
میاں عبدالغنی صاحب ٹانڈہ ۵--۰
چوہدری نبی بخش صاحب اجمیر ۱۷--۰
میاں حیاء اللہ صاحب وکیل دھوری ۳۱--۰
حکیم سعید احمد صاحب لدھیانہ ۵--۰
حاجی محمد یوسف صاحب انبالہ ۲۵--۰
منشی کریم بخش صاحب شملہ ۱۱--۰
حافظ علی محمد صاحب فیروز پور شہر ۷--۰
چوہدری عبدالرشید صاحب " ۱۰--۰
ملک عبدالمالک صاحب ۲۰--۰
استانی قدسیہ بیگم صاحبہ ۵--۰
اہلیہ صاحبہ بابو فیض الحق خان صاحب فیروز پور شہر } ۲--۰
اہلیہ صاحبہ بابو محمد حسین صاحب فیروز پور شہر } ۲۰--۰
صوبیدار شیر دل صاحب فیروز پور چھاؤنی ۳--۰
سید غلام حسین صاحب رہتک ۱۱--۰
خواجہ محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر شجاع آباد } ۱۱--۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد انور صاحب ہر لوئی۔ ملتان } ۳۰--۰
مولوی حبیب الرحمٰن صاحب شجاع آباد ۶--۰
منشی نصیر احمد صاحب میاں پور ملتان ۱۲--۰
چوہدری محمد تقی صاحب دہلی ۲۵--۰
ماسٹر محمد حسن صاحب آسان " ۲--۰
اہلیہ صاحبہ " " ۶--۰

مسٹر محمود احمد صاحب کالجیٹ دہلی ۵--۰
خواجہ محمد امین صاحب ڈیرہ دون ۱۰--۰
میاں عبدالاحد صاحب میرٹھ چھاؤنی ۵--۰
بابو فہیم اللہ صاحب " ۷--۰
میاں نذیر الدین صاحب پیپل گانوں۔ الہ آباد } ۳۰--۰
مولوی عبدالواحد صاحب سہارنپور حال سری نگر } ۱۱--۰
ایم۔ رفیع اللہ صاحب فیض آباد ۱۵--۰
میاں دولت احمد خان صاحب کلکتہ ۱۱--۰
ایم۔ ایم اکبر سالم صاحب " ۱۲--۰
میاں محمد رفیق صاحب " ۴۰--۰
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰--۰
میاں مولا بخش " " ۱۰--۰
قاضی خلیل الرحمٰن صاحب بنگال ۳۵--۰
گل بانو اہلیہ حبیب اللہ صاحب ۵--۰
مولوی محمد یعقوب صاحب عثمان آباد ۳۱-۸
سید عبدالباری صاحب " ۱۰--۰
مولوی محمد احمد خان صاحب خیبر گرلز لین ۱۰--۰
مولوی عبدالکریم خان صاحب " ۶--۰
اہلیہ صاحبہ " " ۴--۰
بابو محمد صادق صاحب بلاسپور ۶--۰
ملک عبدالعزیز صاحب آڑھا ۲۶--۰
میاں یٰسین خان صاحب مونگاؤں ۵--۰
اہلیہ صاحبہ قاضی محمد یوسف صاحب بنگلور ۱۵--۰
محمد یعقوب صاحب رائے پور ۵--۰
عبدالقیوم صاحب پنگاڈی مالابار ۱۰--۰
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سنوری مانڈلہ ۴--۰
شیخ خیر علی صاحب کیرنگ ۲--۰
اہلیہ صاحبہ عبدالغفار صاحب مونگھیر ۶--۰
مولوی محمد احسان الحق صاحب پورینی بھاگلپور } ۴۵--۰
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد احسان الحق صاحب پورینی بھاگلپور } ۷-۸
ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفر پور ۶--۰
ملک عبدالغنی صاحب بمبئی ۶--۰
حکیم محمد یونس صاحب دینگورلہ ۱۲--۰
بی محمد شریف صاحب پاڈانگ ۲۰--۰
والدہ صاحبہ " " ۱۰--۰
بابو خدا بخش صاحب پورٹ بلیر ۳۰--۰
ڈاکٹر فضل الدین صاحب کمپالہ ۲۵--۰
چوہدری رحمت خان صاحب نیروبی ۱۰--۰
سید عبدالرحمٰن صاحب امریکہ ۲۲۷۵--۰

اہلیہ صاحبہ سید عبدالرحمٰن صاحب امریکہ ۲۵
سیٹھ محمد صاحب نواب شاہ سندھ ۶
صفدر علی صاحب رانی پور " ۱۵
بابو اللہ داد صاحب سکھر " ۳۰
میاں محبوب الرحمٰن صاحب حیدر آباد سندھ } ۵
میاں منظور احمد صاحب " " ۱۰
منشی محمد شفیع صاحب ناصر آباد سندھ } ۵
مولوی فضل الٰہی صاحب عمر آباد اسٹیٹ ۲۱
سید بشیر احمد صاحب کوٹری سندھ ۲۰
سید گل حسن شاہ صاحب " " ۵
میاں فتح محمد صاحب " " ۱۸
" علی محمد صاحب " ۵
چوہدری نواب علی صاحب " " ۱۵
جمعدار فتح الدین صاحب ۲۵
محمد حسین صاحب ۵
راجہ عبدالرحمٰن صاحب ۶
میاں محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۰ راؤ تیاتی ۶
" عبدالغنی صاحب " " ۶
بھائی رحمت علی صاحب " " ۶

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

مالی کی ضرورت

نظارت ہذا کو ایک ایسے مالی کی ضرورت ہے جو اپنے فرائض کو ہوشیاری، مستعدی اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے والا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں مع تصدیق تجربہ وغیرہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان جماعت متعلقہ کی سفارش کے ساتھ نظارت ہذا میں جلد ارسال کریں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

شیعوں سے مناظرہ

بہت پور نزد دکھیراں ضلع ہوشیار پور میں جماعت احمدیہ اور شیعوں کے درمیان تحریری اور تقریری مناظرہ ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ ستمبر ۴۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ شرائط مناظرہ طے ہو چکی ہیں اور گردو...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ کل سہ پہر ملک سر فیروز خان نون ہائی کمشنر متعینہ لندن نے سنٹرل ایکسچینج بنک آف انڈیا کی رسم افتتاح ادا کی۔ سر فیروز خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس بنک کا افتتاح ہندوستان کی مالی اور اقتصادی تاریخ میں ایک نیا باب ہے۔

پیرس ۱۰ ستمبر۔ ہسپانیہ کی بغاوت نے فرانسیسی مراکش کے شہروں میں بھی ہنگامہ قتال برپا کر دیا ہے۔ الجیریا میں عرب مظاہرین پر بمبار طیاروں سے بم برسائے گئے۔ عربوں نے بھی جوابی فائر کئے بدوی قبائل منظم اور مسلح ہو کر فرانسیسی چھاؤنیوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور فرانسیسی فوجیں بھی عربوں کے جذبہ حریت کو مضبوطی سے دبانے کی کوشش کر رہی ہیں۔

سیویل ۱۰ ستمبر باغیوں کے ریڈیو سٹیشن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ باغی افواج کے دستے سان سبیشن کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ سرکاری فوج ۵۸ مقتولین اور ۱۸۹ مجروحین میدان میں چھوڑ کر پسپا ہو گئی۔

ٹریونڈرم سر سی پی راما سوامی آئرکو سر محمد حبیب اللہ کی جگہ ریاست ٹراونکور کا دیوان مقرر کیا گیا ہے۔ موخر الذکر صحت کی خرابی کی وجہ سے اس عہدہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

ٹوکیو ۱۰ ستمبر۔ ہاربن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مانچوکو کی سرحدی جاپانی چھاؤنیوں پر روسی بمبار طیاروں نے پرواز کی اور کچھ بم گرائے جس سے چار جاپانی سپاہی ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ حکومت جاپان کی طرف سے اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا ہے۔

پیرس ۱۰ ستمبر۔ فرانس اور شام کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں اس معاہدہ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ شام کو تین سال بعد آزاد کر دیا جائے۔

میڈرڈ ۱۰ ستمبر۔ کابینہ نے سرکاری فوجوں کے سپہ سالار کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ ان باغیوں کے سامنے جو گزشتہ چھ ہفتوں

سے "القصر" میں محصور ہیں۔ ایک آخری پیشکش کرے۔ اور وہ یہ کہ اگر باغی اطاعت قبول کرلیں تو عورتوں اور بچوں کو سرکاری فوجوں کے محاصرہ سے پہلے قلعہ سے نکلنے کی اجازت دیجائیگی۔ باغی سرکاری توپخانہ اور طیاروں کی بمباری کے باوجود اب تک ڈٹے ہوئے ہیں۔ لیکن قلعہ قریب قریب منہدم ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۰ ستمبر۔ فاضلکا کی پولیس بم بازوں اور انقلاب پسندوں کے ایک خطرناک گروہ کی سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کرکے اس کی اقامت گاہ سے تین بم بھی برآمد کئے ہیں۔

شملہ ۱۰ ستمبر۔ آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں التوائے اجلاس کی تین تحریکیں پیش کی گئیں۔ لیکن وہ تمام کسی نہ کسی وجہ سے مسترد ہو گئیں۔ اس کے بعد کمپنیز ایکٹ کے مسودہ ترمیم پر بحث شروع ہوئی۔ مختلف ارکان کی تقریروں کے بعد سر این این سرکار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی۔ اجلاس اگلے روز کے لئے برخاست ہوا۔

ملتان ۱۰ ستمبر۔ کل رات یہاں باد و باراں کا اسقدر شدید طوفان آیا کہ تقریباً ایک سو مکانات منہدم ہو گئے۔ متعدد اشخاص مجروح اور ایک شخص ہلاک ہو گیا بارش سے شہر کے نشیبی حصے زیر آب ہیں۔

پیرس ۱۰ ستمبر۔ فرانس کی مزدور انجمنوں نے ایک اجلاس منعقد کرکے ہسپانیہ کو اسلحہ کی برآمد ممنوع قرار دینے کے متعلق حکومت کی پالیسی کی تائید کی اور حکومت سے درخواست کی۔ کہ وہ لیگ کونسل کا اجلاس طلب کرکے معاہدہ عدم مداخلت کی پابندی کے لئے درخواست کرے۔

ماسکو ۱۰ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے

کہ دو روسی رجمنٹوں نے بغاوت کر دی ہے اس کو فرو کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے چھ سو سپاہی۔ طیارے اور توپیں بھیجی گئیں۔ چنانچہ بغاوت پر غلبہ پا لیا گیا۔ بغاوت میں حصہ لینے والے تین سو فوجی سپاہیوں اور افسروں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا

بیت المقدس ۱۰ ستمبر۔ عربوں اور برطانوی فوج کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں تین برطانوی اور تین فلسطینی کانسٹبل ہلاک ہوئے۔ ایک اور برطانوی رجمنٹ کا ایک سپاہی اور ایک افسر ہلاک ہوئے۔

وارسا ۱۰ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پولینڈ کی سرحدی پولیس نے اشتراکیوں کی ایک جماعت کو جو سپانیہ جانا چاہتی تھی گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار شدگان کے قبضہ سے جعلی پاسپورٹ اور نقدی کی بھاری رقوم برآمد ہوئیں

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ نورنبرگ (جرمنی) میں آٹھویں نازی پارٹی کانگرس میں ہر ہٹلر کے بیان میں جرمنی نو آبادیات پر اپنے حقوق جتانے کا جو ذکر ہے اس نے برطانیہ میں لوگوں کی تمام تر توجہ اپنی طرف مبذول کر لی ہے۔ چنانچہ سیاسی حلقوں نے ہر ہٹلر کی طرف سے اس مسئلہ کو اہمیت دیئے جانے پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔

کراچی ۱۰ ستمبر۔ بعض اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ چند روز پیشتر سماٹرا میں ایک زبردست زلزلہ آیا تھا جس سے متعدد سندھی فرموں کو جو وہاں قائم ہیں مالی نقصان پہنچا۔

امرتسر ۱۰ ستمبر دریائے بیاس میں سیلاب آنے سے ضلع امرتسر کے دو گاؤں بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کوئی اشیاء نہیں۔ اور وہ کھیتوں میں پڑے دن گزار رہے ہیں۔

لزبن ۱۰ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پرتگالی جنگی جہازوں کے غداری میں اشتراکی پروپیگنڈا کام کر رہا ہے غداروں کا خیال ہے کہ جہازوں پر قبضہ کرکے حکومت سپانیہ کی افواج سے جا ملیں۔ چنانچہ انہوں نے جہاز کے افسروں کو ریوالور سے دھمکا کر قید کر لیا لیکن اس کشمکش میں چار افسر پانی میں کود کر ساحل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے فوراً وزارت بحریہ کو اطلاع دیدی۔ جس نے ان جہازوں پر گولہ باری کا حکم دے دیا۔

بوئنس آئرز ۱۰ ستمبر۔ ارجنٹائن کے ایک گھنے جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے بیشمار پرندے اور درندے جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ اندیشہ کیا جاتا ہے کہ یہ آگ کئی مہینوں تک لگی رہے گی۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اشتراکیوں کا خیال ہے کہ سان سیبسٹین کو باغیوں کے حوالے کرنے کی بجائے اسے آگ لگا کر خاکستر کر دیا جائے اور بڑی بڑی عمارتوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے۔ چنانچہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہ بعض بڑی بڑی عمارتوں کی بنیادوں میں ڈائنامیٹ بھر رہے ہیں۔ اور مٹی کے تیل کو فراہم کرنے میں مصروف ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت منٹوں میں شہر کا صفایا کر دیا جائے۔

امرتسر ۱۰ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے۔ سونا دیسی ۳۴ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے۔

طہران ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ایران نے ایک غیر ملکی کمپنی کو بمبار طیاروں کا آرڈر دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" رقمطراز ہے کہ ترکوں میں بیداری کے زبردست آثار پائے جاتے ہیں۔ ترکیہ کی فضائی طاقت بہت مستحکم ہے اس کے مزید استحکام کے لئے ترکوں میں عام جذبہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ عوام نے چندہ جمع کرکے حکومت کو ۳ بمبار طیارے

ایک نادر سنہری موقع

ضرور فائدہ اٹھائیں! صرف ایک ماہ کے لئے!

عالی جناب استاذ الاطبا حکیم مولوی احمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور موجد طب جدید و صدر آل انڈیا خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور کے

شاہدرہ میونسپل کمیٹی کے میونسپل کمشنر مقرر ہونے کی خوشی میں خاص رعایتی اعلان

کتب خانہ و دواخانہ طب جدید اندرون دہلی گیٹ لاہور کی ادویات و کتب ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء لغایت ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک چار آنہ فی روپیہ رعایت سے ملیں گی۔ وہ آرڈر جس پر ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کی مہر ہوگی۔ اس رعایت سے وہ بھی مستفیض ہو سکیں گے۔

دواخانہ طب جدید لاہور

آج اپنی سو فی صدی مفید اور مجرب ادویات کی وجہ سے ہندوستان کے کونہ کونہ میں مشہور ہے۔ اگر آپ کسی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور ہر طرف سے علاج کروا کر مایوس ہو چکے ہیں۔ تو ایک دفعہ دواخانہ طب جدید کی ادویات کا استعمال اور کتب کا مطالعہ کریں۔ یقیناً آپ کی امیدیں بر آئیں گی۔

مجرب ادویات

۱۔ روح دماغ یا مفرح مروارید۔ دماغ کو اس قدر طاقت پہنچاتی ہے۔ کہ ایک دفعہ کا سنا ہوا یا پڑھا ہوا برسوں تک نہیں بھولتا۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ جن لوگوں نے اس کو استعمال کیا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ دن بھر دماغی کام کرنے سے کیا مجال ذرا بھی تکان محسوس ہو۔ نہ کبھی سر درد کی شکایت نہ سر چکرائے۔ گویا ذہن کو غیر معمولی جلا دیتی ہے۔ اور حافظہ نہایت قوی ہو جاتا ہے۔ جن کو کمزوری دماغ کی وجہ سے ہمیشہ سر درد رہتا ہو۔ ان کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ علاوہ ازیں حد درجہ مقوی باہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ

۲۔ دوا ذوق شباب رجسٹرڈ۔ دنیا بھر کی مقوی ادویات سے بہترین تحفہ ہے۔ جو موٹا تازہ، قوی، بارعب، ذی وجاہت، سرخ و سفید بنانے والا ایک خاص مرکب ہے۔ ضعف باہ، جریان، سرعت، احتلام کا یقینی شرطیہ علاج ہے۔ آج اپنا وزن کر لو اور اسے ایک ماہ کھانے کے بعد پھر تول۔ پندرہ پونڈ وزن بڑھ جائے گا۔ اس کے استعمال سے سیر دودھ کئی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ کئی مرد و صورت اسے کھا کر موٹے تازے قوی الجسم بن گئے ہیں۔ اسے کھاؤ اور بدن میں طاقت بھر لو۔ جگر معدہ نہایت طاقتور ہو جاتے ہیں۔ مرجھایا ہوا زرد چہرہ سرخ و سفید بارونق نکل آتا ہے۔ قیمت برائے پندرہ یوم فی ڈبیہ دو روپے آٹھ آنے۔

۳۔ اکسیر بواسیر خونی یہ دوا ہماری ایک خاص مجرب دوا ہے سینکڑوں مریض اس کی بدولت شفا حاصل کر چکے ہیں کھانے میں نہایت آسان اور ایک روز میں ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک عہ

۴۔ سور نجانی۔ مرض وجع المفاصل یعنی جوڑوں کی درد، اعصابی درد، نقرس، عرق النسا وغیرہ کے لئے تریاق ہے پرانے سے پرانا مرض بھی جڑ سے چلا جاتا ہے۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے ۸ آنے

۵۔ بخور دمہ۔ مرض دمہ ایک نامراد مرض ہے۔ جو نہایت ہی عسر العلاج ہے۔ صرف مرض کے دورہ کو دور کرنے کے لئے ہم نے ایک دوا ایجاد کی ہے۔ جو دمہ کے عین دورہ کے وقت کھائی جاتی ہے۔ پانچ منٹ کے اندر اندر دورہ رک جاتا ہے۔ اگر مسلسل کچھ عرصہ اس کو استعمال کیا جائے۔ تو مرض سے کلی طور پر نجات مل جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ۔ خوراک صرف ایک ٹکیہ

۶۔ اکسیر سل و دق۔ عام طور پر دق کو لاعلاج امراض میں شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صحیح علاج کا میسر نہ آنا ہی امراض کو لاعلاج بنا دیتا ہے۔ ہمارے پاس اس مرض کی نہایت تیر بہدف دوا ہے۔ جس کے استعمال سے کئی مریض اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت خوراک ایک ماہ للعہ۔ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ طب جدید اندرون دہلی گیٹ لاہور

نادر مطبوعات

کتاب ذوق شباب (مجلد سنہری) یہ کتاب مرد و عورت کے تعلقات پر ایک بہترین تصنیف ہے جس کی تعریف حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب و حضرت مولانا شیر علی صاحب خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اول نے زبردست الفاظ میں فرمائی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس کے مقابلہ کی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ بڑے بڑے ذی علم حضرات سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ جہاں یہ قانون وظیفہ زوجیت پر کامل رہنما کا کام دیتی ہے۔ وہاں ان مایوس مریضوں کو جو خلاف فطرت کام کرنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں اپنی جڑیں کاٹ چکے ہیں۔ یقیناً مفید ثابت ہوگی۔ اس میں جنسی تعلقات کو بیان کرنے کے علاوہ معالجات و تجربات کو بہترین طریق پر لکھا گیا ہے۔ قیمت مجلد سنہری عہ ۱۲

رہنمائے انجکشن یہ کتاب ڈاکٹروں حکیموں کیلئے بہت کارآمد کتاب ہے۔ اس میں ٹیکہ لگانے کے متعلق پوری پوری معلومات درج ہیں۔ قیمت عصہ ر

کلیات طب جدید یہ کتاب حضرت موجد طب جدید استاذ الاطبا حکیم مولوی احمد الدین صاحب کی ایک اہم علمی تصنیف ہے جس کا مطالعہ ہر ایک طبیب و غیر طبیب کے لئے نہایت ضروری اور کارآمد ہے۔ قیمت مجلد ۳ روپے۔ تمام ادویات و کتب کی پوری قیمت درج ہے۔ مگر ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک ۴ آنہ فی روپیہ رعایتی قیمت لی جائیگی محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی